20153- صحیح بخاری میں شک کرنے والے کارد

سوال

میرے ایک شیعۃ دوست نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ :
ہم صحیح بخاری پر کس طرح اعتماد اوراس کے صحیح ہونے کا دعوی کریں حالانکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی چار صدی بعد وجود میں آئے ؟

پسندیدہ جواب

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کی وفات (256ھ) میں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے (245) سال بعد ہوئی ، اور جیسا کہ آپ کے شیعۃ دوست کا گمان ہے اس طرح نہیں ، لیکن بات یہ ہے کہ جب جھوٹ اپنی اصلی جگہ سے نکلے تو اس پر تعجب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ اس سے یہ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں قطعی طور پر یہ مراد نہیں ہے ہم نے صرف اسے وضاحت کے لیے ذکر کیا ہے ۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہم صحیح بخاری پر اعتماد کس طرح کر سکتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہی نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح بخاری میں بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان نہیں کیں بلکہ اپنے ثقہ شیوخ اوراساتذہ سے روایات بیان کی ہیں جو کہ حفظ وضبط اور امانت کے اعلی درجہ پر فائز تھے اوراسی طرح کے سب رواۃ صحابہ کرام تک پہنچتے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کرتے ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورامام بخاری کے درمیان کم از کم راویوں کی تعداد تین ہے ۔

اور پھر صحیح بخاری پر ہمارا اعتماد اس لیے ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جن راویوں سے روایات نقل کی ہیں وہ اعلی درجہ کے ثقہ ہیں ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ان کے اختیار میں انتہائی قسم کی چھان بین کی اور پھر ان سے روایت نقل کی ہے ، اس کے باوجود امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اس وقت تک کوئی حدیث بھی صحیح بخاری میں درج نہیں کی جب تک کہ غسل کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالی سے اس حدیث میں استخارہ نہیں کر لیا ، تو استخارہ کرنے کے بعد وہ حدیث لکھتے تھے ۔

تو اس کتاب کو لکھنے میں ایک لمبی مدت صرف ہوئی جو کہ سولہ سال پر محیط ہے ، اور امت اسلامیہ نے اس کتاب کو قبول کیا اوراسے صحیح کا درجہ دیا اور سب کا اس کے صحیح ہونے اجماع ہے اور پھر بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت محمدیہ کو ضلال اور گمراہی اکٹھا ہونے سے بچایا ہوا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ :

علماء کرام رحمہم اللہ تعالی کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد کتابوں میں سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے ، اور امت نے اسے قبول کیا ہے اوران دونوں میں صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے جس میں صحیح مسلم سے زیادہ فوائد پائے جاتے ہیں ۔ انتہی ۔

اگر آپ اس شیعی اوریا پھر رافضی سے ان اقوال کے بارہ میں سوال کریں جو کہ اس کے بڑے بڑے علماء علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اور باقر اور جعفر صادق رحمہم اللہ اور آل بیت وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آیا کہ انہوں نے یہ اقوال ان سے بلاواسطہ سنے ہیں یا کہ وہ یہ اقوال سندوں کے ساتھ نقل کرتے ہیں ؟ تو اس کا جواب واضح ہے ۔

اوردوسری بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی اوران گمراہ لوگوں کی سندوں میں بہت بڑافرق پایا جاتا ہے ان گمراہ لوگوں کی سندوں میں آپ کوئی بھی ایسا راوی نہیں پائیں گے جس کی روایت پراعتماد کیا جاسکے بلکہ ان کے سب کے سب راوی آپ کو ضعفاء اورکذابوں اورجرح کیے گئے راویوں کی کتابوں میں ملیں گے ۔

اوریہ رافضی جودعوی پھیلارہا ہے سنت نبویہ میں طعن کا پیش خیمہ ہے جوکہ ان کے مذھب کو باطل اوران کے عقیدے کوفاسد قرار دیتی ہے ، تواس طرح کی گمراہیوں کے علاوہ ان کے پاس کوئی اورچارہ ہی نہیں ، لیکن یہ بہت دورکی بات ہے کہ اس میں وہ کامیاب ہوجائیں کیونکہ حق تو واضح ہے اورباطل مضطرب اورپریشان ہورہا ہے ۔

پھرہم سائل کویہ نصیحت بھی کرتے ہیں_ اللہ تعالی آپ کو توفیق دے –کہ آپ یہ کوشش کریں کہ آپ اس قسم کے لوگوں سے دوستی لگائيں جواھل سنت واھل حدیث ہوں اور بدعتیوں سے لگاؤ نہ رکھیں اورنہ ہی ان اپنے حلقہ احباب میں شامل کریں ، ان لوگوں سے دوستیاں لگانے سے علماء کرام نے بچنے کوکہا ہے اس لیے کہ اس وقت کسی کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے جب تک کہ مختلف قسم کے حیلوں اورملمع سازی کے ذریعے اسے گمراہ کرکے حق سے دورنہ کردیں ۔

ہم اللہ تعالی سے اپنے اورآپ کے لیے سنت پرچلنے اوربدعت اوربدعتیوں سے دوررہنے کی توفیق طلب کرتے ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .